

## 96462- کیا قربانی کرے یا اپنا عقیقہ کیونکہ والد نے عقیقہ نہیں کیا تھا

### سوال

انٹالیس برس کی عورت قربانی کرنا چاہتی ہے، اسے کہا گیا کہ پہلے اپنا عقیقہ کرو کیونکہ والد نے اس کا عقیقہ نہیں کیا اور اس کے خاوند نے بھی اپنی اولاد کا عقیقہ نہیں کیا، اس کی ایک بیٹی اور ایک بیٹا ہے، کیا وہ اپنا اور اپنی اولاد کا عقیقہ کرے یا کہ والد ان کا عقیقہ کریگا، یہ علم میں رہے کہ بیٹا سولہ اور بیٹی پندرہ برس کی ہو چکی ہے، اور کیا عقیقہ واجب ہے، یا بچہ بالغ ہو جائے تو ساقط ہو جاتا ہے؟

### پسندیدہ جواب

#### اول :

راج قول کے مطابق عقیقہ سنت مؤکدہ ہے، اس کا بیان سوال نمبر (20018) کے جواب میں ہو چکا ہے، اور اس سے مخاطب والد ہے، اس لیے نہ تو ماں اور نہ ہی بچوں سے اس کا مطالبہ ہوگا۔

اور بچہ بالغ ہو جانے کی صورت میں عقیقہ ساقط نہیں ہوگا، اگر والد استطاعت رکھتا ہو تو جن بچوں کا عقیقہ نہیں کیا ان کا عقیقہ کرنا مستحب ہے۔

اور اگر والد نے بچے کا عقیقہ نہیں کیا تو بچے یا کسی اور کے لیے اپنا عقیقہ کرنا مشروع ہے؟

#### جواب :

فقہاء کرام کے ہاں اس میں اختلاف پایا جاتا ہے، ظاہر یہی ہوتا ہے کہ یہ مشروع اور مستحب ہے۔

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"اگر اس کا عقیقہ بالکل کیا ہی نہ گیا ہو اور بچہ بالغ ہو جائے اور کمائی کرنے لگے، تو اس پر عقیقہ نہیں، امام احمد رحمہ اللہ سے اس مسئلہ کے متعلق دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: یہ والد کے ذمہ ہے، یعنی وہ اپنا عقیقہ خود نہ کرے؛ کیونکہ اس کے علاوہ دوسرے کے حق میں سنت ہے۔

اور عطاء اور حسن کا قول ہے: وہ اپنا عقیقہ خود کر لے؛ کیونکہ اس کی جانب سے مشروع ہے، اور اس لیے بھی کہ وہ عقیقہ کے بدلے رہن اور گروی رکھا ہوا ہے، اس لیے اس کے لیے اپنے آپ کو آزاد کرانا مشروع ہوا۔

اور ہمارا قول یہ ہے کہ: یہ والد کے حق میں مشروع ہے، اس لیے کوئی اور عقیقہ نہ کرے، مثلاً اجنبی اور صدقہ فطر یعنی فطرانہ کی طرح "انتہی۔

دیکھیں: المغنی ابن قدامہ (364/9)۔

اور ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں :



اسے پانچوں نے روایت کیا ہے، اور ترمذی رحمہ اللہ نے اسی طرح عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا ہے۔

اس حدیث میں والد کو خطاب نہیں کیا گیا تو یہ ماں اور بیٹے اور اقربا وغیرہ سب کو عام ہے "انتہی۔

ماخوذ از: مجموع فتاویٰ الشیخ ابن باز (266/26)۔

اس بنا پر سوال کرنے والی بہن کو اس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ:

آپ اپنا عقیدہ خود کر سکتی ہیں، یا اگر آپ کی اولاد کا ان کے والد نے عقیدہ نہیں کیا تو ان کا عقیدہ بھی آپ کر سکتی ہیں۔

دوم:

قربانی سنت مؤکدہ ہے، یہ مرد اور عورت سب کے لیے مشروع ہے، اور آدمی اور اس کے گھر والوں سے ایک قربانی کفالت کر جاتی ہے، اور اسی طرح عورت اور اس کے گھر والوں کی طرف سے بھی۔

تو اس عورت کو قربانی کرنے کا حق حاصل ہے، چاہے اس کا خاوند قربانی کرے یا نہ کرے۔

اور اگر وہ عورت قربانی کرے تو یہ اس کے عقیدہ سے کفالت کر جائیگی۔

ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"الفصل الثامن عشر: عقیدہ اور قربانی جمع کرنے کا حکم:

خلال رحمہ اللہ کہتے ہیں: عقیدہ قربانی سے کفالت کر جاتا ہے کا مروی قول کے متعلق باب:

ہمیں عبد الملک المسمونی نے بتایا کہ انہوں نے ابو عبد اللہ (یعنی امام احمد) کو کہا: کیا عقیدہ کی جگہ بچے کی جانب سے قربانی کرنی جائز ہے؟

تو ان کا جواب تھا:

مجھے معلوم نہیں، پھر کہنے لگے: کئی ایک اس کا کہتے ہیں۔

میں نے دریافت کیا: کیا تا بعین میں سے؟

تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

اور مجھے عبد الملک نے ایک اور جگہ بتایا: ابو عبد اللہ نے ذکر کیا کہ بعض کا قول ہے: اگر وہ قربانی کرے تو یہ عقیدہ سے کفالت کر جائیگا۔

اور ہمیں عصمتہ بن عصام نے بیان کیا انہوں نے بتایا کہ ہمیں حنبل نے حدیث بیان کی کہ ابو عبد اللہ نے کہا:

مجھے امید ہے کہ جس کا عقیدہ نہ ہو اس کی قربانی عقیدہ سے کفایت کر جائیگی۔

اور مجھے عصمتہ بن عصام نے ایک اور جگہ بتایا وہ کہتے ہیں مجھے حنبل نے بیان کیا کہ ابو عبد اللہ نے کہا :

اگر اس کی جانب سے قربانی کی جائی تو عقیدہ سے قربانی کفایت کر جائیگی۔

وہ کہتے ہیں : میں نے ابو عبد اللہ کو قربانی خرید کر اپنی اور اپنے اہل و عیال کی جانب سے ذبح کرتے ہوئے دیکھا، اور ان کا بیٹا عبد اللہ چھوٹا تھا، اسے ذبح کیا، میرے خیال میں یہ انہوں نے یہ عقیدہ اور قربانی دونوں کا ارادہ کیا، اور ان کا گوشت تقسیم بھی کیا اور خود بھی کھایا "

انتہی۔

ماخوذ از: تحفۃ الودود۔

مزید آپ سوال نمبر (38197) اور (20018) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں۔

واللہ اعلم۔